175590 ـ خاوند بے نماز ہے اور تین طلاقیں دے دیں

سوال

تقريبا تین برس قبل میری شادی ہوئی، اور اب دس ماہ سے میری خاوند سے علیحدگی ہو چکی ہے، ہم اپنی ازدواجی زندگی خوش وخرم بسر کر رہے تھے، اس لیے کہ میرا خاوند مشکل طبیعت والا ہے، میں محسوس کرتی ہوں کہ وہ میری قدر نہیں کرتا، یا پھر میں جس حالت میں ہوں وہ مجھے قبول نہیں کرتا، اور اس نے مجھے کئی ماہ قبل ٹیلی فون پر ایك ہی بار تین طلاقیں دے دیں.

لیکن میرا خیال ہے کہ جو کچھ وہ کہہ رہا تھا اس کی نیت نہ تھی، اس کے بعد کئی ماہ تك ہمارا تعلق بڑا محبت والا رہا یہاں ایك اور پربلم یہ ہے کہ گھر میں دو کتے ہیں، جن سے میرا خاوند بہت زیادہ مانوس ہے، جب ہم اکٹھے اسی گھر میں رہتے تھے تو مجھے وہاں کتوں کے ساتھ رہتے ہوئے بڑی مشکل ہوتی تھی...

برائے مہربانی میرے اس مشکل حالات میں میری مدد فرمائیں، ا للہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب مرد اپنی بیوی کو " تجھے تین طلا " یا " تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق " کے الفاظ بولے تو فقہاء کرام کے راجح قول کے مطابق اسے ایك طلاق واقع ہو گی، مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (96194) کے جواب کا مطالعہ کریں.

جب طلاق کے لفظ صریح ہوں مثلا میں نے تجھے طلاق دی، یا تم طلاق یافتہ ہو، یا تجھے طلاق تو ان الفاظ میں طلاق کی نیت شرط نہیں، بلکہ صرف الفاظ بولنے سے ہی طلاق واقع ہو جائیگی.

دوم:

کتے رکھنا حرام ہیں، صرف جو شریعت مطہرہ نے استثناء کیا ہے اسی غرض سے کتا رکھا جا سکتا ہے، اور وہ شکار کے لیے یا پھر جانور کے لیے یا کھیتی کی حفاظت کے لیے، اس سے گھروں کی حفاظت کے لیے رکھنا بھی

ملحق ہوگا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (69840) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن ان استثنائی حالات میں بھی کتا گھر سے باہر رکھا جائیگا؛ کیونکہ گھر میں کتے کی موجودگی فرشتے کے دخول میں مانع ہے.

ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3322) صحیح مسلم حدیث نمبر (2106).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (33668) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ جس گھر میں کتے رکھے گئے ہیں، اس کی بجائے کسی دوسرے گھر میں رہے، اور خاوند کو اسے دوسری رہائش لے کر دینی چاہیے.

سوم:

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق کسل و سستی کے ساتھ نماز ترک کرنا کفر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہے اس کے دلائل بہت ہیں جنہیں آپ سوال نمبر (5208) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں.

انسان کی آزمائش ابتلاء میں یہی سب سے بڑی چیز ہے اور خاوند کا سخت ہونا اور بیوی کے حقوق میں کوتاہی کرنے کا ترک نماز سے مقارنہ و موازنہ نہیں کیا جا سکتا؛ کیونکہ اس کا ترک نماز پر قائم رہنا اس کے لیے اس کی بیوی کو حرام کر دےگا.

کیونکہ کسی بھی مسلمان عورت کے لیے کسی کافر کی بیوی بننا جائز نہیں، اس لیے آپ پر واجب و ضروری ہے کہ آپ اسے نماز بروقت ادا کرنے کی دعوت دیں، اور جب تك نماز کی پابندی نہیں کرتا اسے اپنے قریب مت آنے دیں، اگر وہ توبہ کر لے اور نماز کی پابندی کرنے لگے تو الحمد للہ.

اور اگر وہ عدت ختم ہونے تك نماز ترك کرتا رہے تو نکاح فسخ ہو جائیگا، اور حیض والی عورت کی عدت تین حیض ہے، جسے حیض نہیں آتا اس کی عدت تین ماہ اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے.

جیسا کہ آپ سمجھ رہی ہیں یہ مسئلہ بہت عظیم ہے، اس کے نتائج خطرناك ہیں، اس کا تقاضا ہے کہ آپ اس مشکل

اور پرابلم کا پورے اہتمام سے علاج کریں، اور اس کے لیے آپ خاوند کو وعظ و نصیحت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے سامنے اس کا حکم بھی بیان کریں، اور اپنے قریب مت آنے دیں.

اسی طرح آپ علاج کے لیے کسی اہل علم اور خیر و صلاح قریبی رشتہ دار یا اسلامك سینٹر کے ذمہ دار وغیرہ کو بھی درمیان میں ڈال سکتی ہیں، تا کہ وہ اس معاملہ کی خطرناکی کو سمجھ کر کوئی علاج کرے، اور نماز ادا کرنے تك اس کا آپ کے قریب آنا حرام ہے.

اللہ تعالی سے ہم دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے خاوند کو ہدایت نصیب فرمائے، اور آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم